



سوال

(20) ازراہ جہالت قبروں کا طواف کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم بعض اسلامی ملکوں میں یہ دیکھتے ہیں کہ وہاں کچھ لوگ ازراہ جہالت قبروں کا طواف کرتے ہیں تو ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے، کیا انہیں مشرک قرار دیا جائے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص بتوں کو پکارے یا ان سے استغاثہ وغیرہ کرے تو اس کا حکم بحمد اللہ واضح ہے کہ یہ کفر اکبر ہے الایہ کہ وہ یہ دعویٰ کرے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے قصد سے قبروں کا طواف کیا ہے جس طرح کعبہ کا طواف کیا جاتا ہے اور یہ گمان کرے کہ قبروں کا طواف جائز ہے اور اس کا اس سے قصد اصحاب قبور سے تقرب کا حصول نہ ہو بلکہ قصد صرف اللہ وحدہ کے تقرب کا حصول ہو تو ایسے شخص کو کافر نہیں بلکہ بدعتی قرار دیا جائے گا کیونکہ قبروں کے پاس جس طرح نماز پڑھنا بدعت ہے، اسی طرح قبروں کا طواف بھی ایک منکر بدعت ہے اور یہ سب باتیں بالآخر کفر تک پہنچانے والی ہیں، قبروں کے پجاریوں پر غلبہ اصحاب قبور کے تقرب کے حصول ہوگا ہوتا ہے جس طرح کہ وہ ان کے نام پر جانوروں کو ذبح کر کے اور ان کے نام کی نذرمان کران کے تقرب کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ سب شرک اکبر کی صورتیں ہیں، جو شخص ان کا ارتکاب کرتے ہوئے مرجائے، وہ کافر مرے گا، اسے نہ غسل دیا جائے گا، نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کیا جائے گا، آخرت میں اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا اگر اس کے پاس توحید کی دعوت نہیں پہنچی تو یہ اہل فترت کے حکم میں ہوگا اور اس کی دلیل نبی ﷺ کی والدہ کا قصہ ہے کہ انہوں نے آپ کی نبوت کے زنا نہ ہی کو نہیں پایا جس کی وجہ سے وہ اپنی قوم کے دین پر تھیں، نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو یہ اجازت نہیں ملی کیونکہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھیں، اسی طرح آپ کے والد کا معاملہ ہے کہ جب ایک سائل نے آپ سے اپنے باپ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ ”میرا باپ اور تمہارا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔“ آپ کے والد کا انتقال زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا اور وہ اپنی قوم کے دین پر تھے، لہذا ان کا حکم بھی کافروں کے حکم جیسا ہے لیکن وہ شخص جس تک دنیا میں توحید کی دعوت نہ پہنچے، وہ حق سے ناواقف ہو اور فوت ہو جائے تو علماء کے صحیح قول کے مطابق قیامت کے دن اس کا امتحان ہوگا، اگر امتحان کامیاب ہو گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر امتحان میں ناکام رہا تو جہنم رسید ہوگا، ان تمام اہل فترت کے بارے میں بھی یہی حکم ہے، جن تک دین کی دعوت نہیں پہنچ سکی تھی کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَلْنَا مُنْذِرِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝ ۱۰ ... سورة الإسراء

”اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیج لیں عذاب نہیں دیا کرتے۔“

لیکن جس شخص کے پاس قرآن پہنچ گیا یا جس کے پاس رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچ گیا اور اس نے لبیک نہ کہا تو اس پر حجت قائم ہوگئی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَأَوْحَىٰ إِلَيْنَا بُرْهَانَ الْفُرْقَانِ إِنَّ لَكُمْ بِهِ وَمَنْ عَلَّمَ

۱۹ ... سورة الانعام

”اور یہ قرآن مجید مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم کو اور جس شخص تک وہ نہ پہنچ سکے آگاہ کر دوں۔“

اور فرمایا:

بُذِّلَتْ لِلنَّاسِ وَايَاتُهَا لَعَلَّهَا يَتَّقُونَ ... سورة ابراهيم

”یہ (قرآن) لوگوں کے نام (اللہ کا پیغام ہے) تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے۔“

جس شخص کے پاس قرآن اور اسلام پہنچ جائے اور پھر وہ دائرہ اسلام میں داخل نہ ہو تو وہ کافر ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت میں سے جو یہودی اور عیسائی بھی میرے بارے میں سنے، پھر مر جائے اور اس دین پر ایمان نہ لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے تو وہ اہل جہنم میں سے ہوگا۔“ (صحیح مسلم) اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بارے میں سننے ہی کو حجت قرار دیا گیا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ جو دین اسلام میں کفر کا اظہار کرے تو اس کا حکم کافروں جیسا ہے، باقی رہا یہ مسئلہ کہ وہ روز قیامت نجات پائے گا یا نہیں تو یہ معاملہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سپرد ہے، اگر اسے دعوت نہیں پہنچی اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بارے میں اس نے نہیں سنا تو قیامت کے دن اس کا امتحان ہوگا اور اس کی طرف جہنم کی آگ کی ایک گردن بھیجی جائے گی جیسا کہ حدیث اسود بن شریح میں آیا ہے کہ اس سے کہا جائے گا کہ اس میں داخل ہو جاؤ اور اگر وہ داخل ہو گیا تو آگ اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی اور اگر اس نے آگ میں داخل ہونے سے انکار کیا تو یہ گردن اس کے گرد لپٹ جائے گی اور وہ جہنم رسید ہو جائے گا۔ (ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دعا کرتے ہیں)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس تک دعوت نہ پہنچے جیسے کہ وہ لوگ جو اطراف دنیا میں رہتے ہیں یا جن کا تعلق اوقات فترت سے ہے یا دعوت تو پہنچے لیکن وہ مجنون اور فاخر العقل ہو یا بے عقل ہو تو یہ اور ان جیسے دیگر لوگ مشرکوں کے ان بچوں کی طرح ہیں جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیں کہ مشرکوں کے وہ تمام بچے جو بلوغت سے پہلے فوت ہو جائیں، ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے بھی اس وقت یہی جواب دیا تھا، جب آپ سے ان پھوٹے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ ان کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علم کا اظہار اور قیامت ان کے امتحان سے ہوگا جو امتحان میں کامیاب رہا، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو ناکام رہا وہ جہنم رسید ہوگا۔

صداما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 170

محدث فتویٰ